وفاق المدارس العربیہ کے فیصلے

مدیر کے قلم سے

17 اور 18 جنوری 2010ء کو پاکستان کے دینی مدارس کے سب سے بڑے بورڈ وفاق المدارس العربیہ کا اجلاس بلایا گیا۔ وفاق المدارس کی مجلس عاملہ، پاکستان کے ممتاز ترین اکابر علماء اور منتظمین مدارس پر مشتمل ہے، جس میں پاکستان کے تقریباً تمام بڑے اداروں کے سربراہان شامل ہیں۔ حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی (صدر دارالعلوم کراچی)، حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر (مہتمم جامعہ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن)، حضرت مولانا انوار الحق (ناظم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک)، حضرت مولانا فضل الرحیم (نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور)، حضرت مولانا نازر ولی خان (مہتمم احسن العلوم کراچی)، حضرت مولانا ادریس (کنڈیارو)، حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی (سجاول)، حضرت مولانا مشرف علی تھانوی، حضرت مولانا عبدالمجید (کہروڑ پکا) جیسی ممتاز علمی شخصیات اس کے ارکان ہیں......

مجلس عاملہ کا اجلاس صدر وفاق المدارس کی علالت کی بنا پر جامعہ فاروقیہ کراچی میں بلایا گیا۔ جامعہ فاروقیہ کے ناظم اعلیٰ مولانا ڈاکٹر محمد عادل خان نے اس کے لئے بڑے خوبصورت انتظامات کئے تھے اور جامعہ کی نئی وسیع جگہ (حب ریور روڈ) میں یہ اجلاس رکھا گیا، جامعہ فاروقیہ، شاہ فیصل کالونی کراچی میں ہے، چند سال پہلے جامعہ کے لئے تقریباً 180 ایکڑ پر مشتمل وسیع زمین حب ریور روڈ پر حاصل کی گئی، گزشتہ تین سال سے وہاں تعمیراتی کام کا آغاز ہو چکا ہے، حفظ، ناظرہ اور درس نظامی کے درجہ خامسہ تک کی تعلیم اس سال وہاں ہے اور پانچ سو سے زائد طلبہ فی الحال زیر تعلیم ہیں، مجلس عاملہ کا حالیہ دو روزہ اجلاس وہیں رکھا گیا۔

دو روزہ اجلاس کی اکثر نشستوں کی صدارت، شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب، دامت برکاتہم نے کی اور نظامت و میزبانی کے فرائض، حضرت ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہ انجام دیتے رہے،

وہ حسب معمول بڑی خوبصورتی اور فصاحت و بلاغت کے ساتھ وفاق المدارس کی کارگزاری، ترجمانی اور مباحث ومشاورت کی تلخیص کر کے نتائج تک پہنچتے رہے اور اکابر و اصاغر کی آراء کی روشنی میں فیصلے اخذ کر کے، ان سے منظوری لیتے رہے، اجلاس کے اندر، حضرت ناظم اعلیٰ وفاق نے سال ۱۴۳۰ء کا میزانیہ تفصیل کے ساتھ پیش کیا اور مجلس عاملہ سے اس کی منظوری لی!

☆...... پہلے دن صرف مجلس عاملہ کے ارکان کا اجلاس تھا جس میں مدارس کے تعلیمی اور نصابی امور زیر بحث آئے، بعض امور کو حتمی شکل دی گئی، یہ اجلاس صبح دس بجے سے رات آٹھ بجے تک کھانے اور نمازوں کے وقفے کے ساتھ جاری رہا۔

مرحلہ عالمیہ کا سال اول جس کو درجہ موقوف علیہ کہا جاتا ہے، اس کا امتحان پہلے وفاق المدارس کے تحت نہیں تھا گزشتہ سال (1430ھ کو) اس کا امتحان آزمائشی اور تجرباتی طور پر وفاق المدارس کے تحت رکھا گیا تھا، حالیہ اجلاس میں اسے مستقل رکھنے کا فیصلہ کیا گیا اور اب ہر سال دوسرے وفاقی درجات کی طرح درجہ موقوف علیہ کا امتحان بھی وفاق کے تحت ہوا کرے گا۔

☆...... بنات کا نصاب اور مدت تعلیم کئی عرصے سے زیر بحث ہے، اس وقت وفاق المدارس کے تحت 4 سالہ نصاب رائج ہے، حالیہ اجلاس میں نئے 6 سالہ نصاب کی منظوری دی گئی، یہ 6 سالہ نصاب حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہم کی سربراہی میں قائم نصابی کمیٹی نے مرتب کیا ہے، مجلس شوریٰ سے منظوری کے بعد یہ نصاب اگلے سال سے وفاق المدارس سے ملحق مدارس میں نافذ کر دیا جائے گا۔

دوسرے دن کے اجلاس میں مجلس عاملہ کے علاوہ پاکستان بھر سے دیگر ممتاز سیاسی وعلمی شخصیات کو بھی مدعو کیا گیا تھا اور مقصد ملکی اور عالمی صورت حال کے پس منظر میں دینی مدارس کے لئے لائحہ عمل اور ان کی مشکلات کے ازالے کی ممکنہ صورتوں پر غور و فکر کرنا تھا، اجلاس میں حضرت مولانا محمد تقی عثمانی، حضرت مولانا سمیع الحق، حضرت مولانا اسفندیار خان، فیصل آباد سے حضرت مولانا قاری محمد یٰسین، لاہور سے حضرت مولانا سیف اللہ خالد، پنڈی سے حضرت مولانا اشرف علی، حضرت مولانا عبدالمجید ہزاروی، رحیم یار خان سے حضرت مولانا عبدالرؤف ربانی، اشرف المدارس کے حضرت مولانا حکیم مظہر، جامعۃ الرشید کے حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم، حضرت مولانا اسعد تھانوی، حضرت مولانا تنویر الحق تھانوی اور دیگر ممتاز علماء نے شرکت فرمائی، حضرت مولانا فضل الرحمٰن موسم کی خرابی کے باعث فلائٹ کی منسوخی کی وجہ سے تشریف نہیں لا سکے۔

☆...... اجلاس میں وطن عزیز کے مختلف علاقوں میں قائم مدارس پر چھاپوں، اور بے قصور علمائے کرام اور طلبہ کی گرفتاری اور انہیں حبس بے جا میں رکھنے کی شدید مذمت کی گئی اور فیصلہ کیا گیا کہ اس طرح کے تمام علاقوں میں وفاق

المدارس کے موثر علماء پر مشتمل وفد جا کر وہاں کے انتظامی ذمہ داران سے بات کرے گا اور متعلقہ تمام ذمہ داران اور ایجنسیوں کے خلاف آواز اٹھائے گا، جو اس دین دشمن عمل میں شریک ہیں۔

☆......اجلاس میں ملک گیر سطح پر مشتمل ایک کمیٹی ناظم اعلیٰ جامعہ فاروقیہ کراچی ڈاکٹر محمد عادل خان کی سربراہی میں تشکیل دی گئی جو ایجنسیوں کی طرف سے مدارس پر چھاپوں اور انہیں بے جا ہراساں کرنے کے سلسلے کا جائزہ لے گی، کسی بھی مدرسہ کے خلاف کارروائی کی صورت میں فوراً ضلعی مسئول اور مقامی رکن مجلس عاملہ کے نوٹس میں پوری صورت حال لائی جائے گی اور وہ مشترکہ طور پر مقامی انتظامیہ سے رابطہ اور بات چیت کریں گے اور ضرورت محسوس ہونے پر مرکزی کمیٹی کی مدد حاصل کی جائے گی جو ضرورت پڑنے پر مقامی اور ملکی سطح پر احتجاج کی کال دے گی، مولانا ڈاکٹر محمد عادل خان کے علاوہ کمیٹی میں پنجاب سے مولانا قاضی عبدالرشید، سرحد سے مفتی کفایت اللہ، بلوچستان سے مولانا قاری مہراللہ، جنوبی پنجاب سے مولانا عبدالرؤف ربانی کے نام شامل ہیں۔

☆......اجلاس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ ملک کی ممتاز ترین علمی وسیاسی شخصیات حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی، ناظم اعلیٰ وفاق المدارس حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، حضرت مولانا فضل الرحمٰن، حضرت مولانا سمیع الحق پر مشتمل وفد صدر پاکستان اور وزیراعظم پاکستان، چاروں صوبوں کے وزراء اعلیٰ اور سیکورٹی ایجنسیوں کے سربراہان سے ملاقات کرے گا اور مدارس کو بے جا ہراساں کرنے کی موجودہ صورت حال پر انہیں اپنی تشویش سے آگاہ کرے گا۔

☆......اجلاس میں اس عزم کا اعادہ کیا گیا کہ دینی مدارس کے تحفظ، ان کی حریت اور خودمختاری کو ہر حال میں باقی رکھا جائے گا اور ایسی کسی بھی سازش اور منصوبے کو کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا جو مدارس کے دائرہ اثر کو کم یا ختم کر سکے۔ خواہ اس کے لئے اسناد کے معادلے یا مدارس کو متوقع کسی بھی مفاد کی قربانی دینی پڑے۔

☆......اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ وفاق المدارس العربیہ کی طرف سے عن قریب ملک گیر سطح کے دو عظیم الشان کنونشن متاثرہ مدارس والے علاقوں جنوبی پنجاب اور صوبہ سرحد میں منعقد کئے جائیں گے، کنونشنز کا یہ سلسلہ اس کے بعد بھی جاری رہے گا تاکہ دینی مدارس جو اسلام اور اسلامی تعلیمات کے سرچشمے، پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کے محافظ اور ملک کے کونے کونے میں مؤثر طریقے سے دینی تعلیم کو عام کرنے کا واحد ذریعہ ہیں اور جن میں پاکستانی قوم کے لاکھوں طلبہ وطالبات زیر تعلیم ہیں، ان کی صحیح تصویر وافادیت ملک وملت کی نظروں سے اجھل نہ ہونے پائے۔

☆......اجلاس میں ممتاز اکابر علمائے کرام نے ملک بھر کے علماء اور اصحاب منبر ومحراب سے اپیل کی کہ وہ جمعہ کے اجتماعات اور دیگر جلسوں اور دروس میں دینی مدارس کا حقیقی اور صحیح رخ عوام الناس کو بتلا کر دینی مدارس کے خلاف پروپیگنڈے کی حقیقت کو واضح کریں، دینی مدارس کی اہمیت، معاشرے کے لئے ان کی افادیت اور ضرورت اور وطن

عزیز میں ان کے مثبت اور اچھے ثمرات اور فوائد کو عوام کے سامنے بیان کریں تا کہ کوئی شخص دین دشمن قوتوں کی سازش کا شکار نہ ہو سکے۔

☆......اجلاس میں شریک اکابر علماء نے ملک کی تشویش ناک صورت حال کی بناء پر تمام اہل مدارس اور علماء سے اپیل کی کہ وہ دعاؤں کا اہتمام کریں، اللہ کی طرف رجوع کریں، آیت کریمہ کا ورد اور ختمات (ختم قرآن، ختم بخاری اور ختم خواجگان وغیرہ) کا التزام کریں۔ طلبہ و طالبات کی تعلیم و تربیت کی طرف بھرپور توجہ دیں جو ان مدارس کا اصل اثاثہ اور اس کی تابناک تاریخ کا روشن حصہ ہے اور حتی الامکان مدارس کو تعلیم و تربیت کے علاوہ دیگر خارجی سرگرمیوں سے دور رکھنے کی کوشش کریں۔

دوسرے دن کا یہ خصوصی اجلاس دس بجے سے دو بجے تک جاری رہا، اس کے بعد کراچی بھر کے مدارس کے منتظمین اور علمائے کرام کے لئے ایک نشست کا اہتمام کیا گیا تھا، جس میں وفاق المدارس کی قیادت اور مجلس عاملہ کے ارکان نے بیانات کئے اور کراچی کے مخصوص حالات کی روشنی میں اہل مدارس کی رہنمائی اور حوصلہ افزائی کی گئی، شام پانچ بجے جامعہ بنوریہ عالمیہ میں پریس کانفرنس رکھی گئی جس میں ناظم اعلیٰ وفاق اور دیگر علماء نے شرکت کی اور دو روزہ اجلاس میں ہونے والے فیصلوں کا اعلان کیا۔

وفاق المدارس نے مالاکنڈ ڈویژن اور سوات کے مسئول مولانا محمد فہیم اور اورکزئی ایجنسی کے مسئول مولانا زاہد پشاوری کو بھی دعوت دی تھی، انہوں نے آکر اپنے علاقوں کے مدارس کی المناک صورت حال مجلس عاملہ کے سامنے بیان کی، مولانا محمد فہیم نے کہا کہ سوات وشانگلہ کے 5 مدارس کو منہدم کردیا گیا ہے اور 7 مدارس پر فوج اور سیکورٹی اداروں کا قبضہ ہے، وہ انہیں رہائش کے طور پر استعمال کر رہے ہیں اور دیگر مدارس کے ارباب انتظام، خوف و پریشانی کی کیفیت میں مبتلا ہیں، مولانا زاہد پشاوری نے بتایا کہ اورکزئی اور کرم ایجنسی کے 3 مدارس بمباری کے ذریعے مکمل مسمار کردیئے گئے۔ کئی مدارس بند ہو چکے ہیں اور جو ہیں وہ بے بسی اور تنہائی کے احساس کا شکار ہیں، اس لئے ان کی دادرسی اور اکابر وفاق المدارس کی طرف سے ان کی عملی سرپرستی اور حوصلہ افزائی بہت ضروری ہے۔

اجلاس کے تمام شرکاء دردمند بھی تھے اور فکرمند بھی، اسی فکر اور درد کے نتیجے میں انہوں نے درج بالا چند اقدامات اور فیصلے کئے، اللہ کرے کہ یہ اقدامات مؤثر اور مفید ثابت ہوں!

☆☆☆